٣٠٦ / ٤٤

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ میں Online تجارت کرتا ہوں اسکی شکل یہ ہے کہ میں اپنی website یا موبائل کے status پر چیزوں کی تشہیر کرتا ہوں، اور مختلف کمپنیوں، دکانداروں سے میں نے اجازت لے لی ہے کہ جب خریدار میری website یا status سے کسی چیز کا آرڈر کریگا تو وہ چیز میں آپ سے خرید کر دونگا، اب جب خریدار میری website یا status سے کسی چیز کا آرڈر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ چند دن کا وعدہ کرتا ہوں مثلاً یہ کہ ۵ دن میں وہ چیز آپ کو ڈاک کے ذریعہ مل جائیگی، خریدار چیز کی متعینہ قیمت میرے اکاونٹ میں اسی وقت ٹرانسفر کر دیتا ہے، اب سسٹم کے مطابق یا پھر میں خود کمپنی کو میسیج کر دیتا ہوں کہ فلاں چیز میرے خریدار کے پتہ پر روانہ کر دی جائے پھر دکاندار یا کمپنی میرے میسیج کے مطابق وہ چیز خیردار کے پتہ پر روانہ کر دیتی ہے اور میں دکاندار یا کمپنی کے account میں رقم ٹرانسفر کر دیتا ہوں، ٹرانسفر شدہ رقم میرے اور مشتری کے درمیان جو طے ہوئی ہے اس سے کم ہوتی ہے، اس طرح مجھے کچھ منافع مل جاتا ہے۔

ذکر کردہ صورت میں چند سوالات ہیں۔

(۱) یہ بیع جائز ہے باطل ہے یا فاسد؟ (۲) بغیر قبضہ کے اس طرح بیچنا کیسا ہے؟ (۳) اس شکل کے جائز ہونے کا کوئی اور طریقہ؟ (۴) اس وقت جو لوگ اس طرح تجارت کر رہے ہیں ان کی کمائی کا کیا حکم؟ کیوں کہ اس کاروبار میں محنت کم نفع زیادہ ہے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً:

حدیثِ پاک میں حضرت نبی کریم ﷺ نے جو چیز اپنی ملک میں نہ ہو اسے بیچنے اسی طرح جس پر اپنا قبضہ ثابت نہ ہوا ہو اسے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور آن لائن کاروبار کی اکثر صورتوں میں چیز اپنی ملک میں آنے سے پہلے یا اس چیز پر اپنا قبضہ ثابت ہونے سے پہلے ہی بیچ دی جاتی ہے جو حدیث پاک کے حکم کی صریح مخالفت ہے، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ یقول: اما الذی نهی عنه النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فهو الطعام ان یباع حتی یقبض قال ابن عباس: ولا احسب كل شيئ الا مثله۔ (صحيح بخاری، رقم: ٢١٣٦)

صورتِ مسؤلہ میں مذکور خرید و فروخت کی صورت شرعاً درست نہیں، اگر کمپنی کے ساتھ اس چیز کا سودا ہی نہیں ہوا تھا تو یہ معاملہ باطل ہوگا اور اگر سودا تو ہوا تھا مگر آپ کا یا آپ کے وکیل کا قبضہ نہیں ہوا اور اس سے پہلے ہی وہ چیز آپ کے مشتری کے پتہ پر کمپنی کی طرف سے روانہ کر دی گئی تو یہ معاملہ فاسد ہوگا، اور باطل اور فاسد معاملات سے بچنا تمام مسلمانوں پر ضروری ہے بلکہ فقہا کی تصریح کے مطابق فاسد معاملات بحکم سود ہیں، جسے شرعی اعتبار سے فسخ اور کینسل کرنا ممکن ہونے کی صورت میں معاملے کو فسخ کرنے کے ساتھ توبہ و استغفار بھی ضروری ہے۔ وصرح الولوالجی رحمه الله تعالى من الفصل السابع بانه (البيع الفاسد) معصية يجب رفعها وسياتي في باب الربوا ان كل عقد فاسد فهو ربا (البحر الرائق: ٧٤/٦) انّ حكم المبيع اذا كان منقولاً ان لا يجوز البيع قبل القبض به (الفتاوى التاتارخانيه: ١٣٥/١) وفسد بيع المنقول قبل قبضه۔ (در مع الرد: ١٨٢/٤)

اور ناجائز خرید و فروخت سے حاصل ہونے والی کمائی کا استعمال اور اس سے نفع اٹھانا بھی شرعاً درست نہیں، لہٰذا اگر اس طرح کے معاملہ کو کینسل کر کے بیچی ہوئی چیز واپس لینا ممکن ہو تو معاملے کو کینسل کرنا ضروری ہے اور اگر کسی معتبر عذر کی بنا پر معاملے کو کینسل کرنا ممکن نہ ہو تو نفع صدقہ کرنا ضروری ہے، فقہ البیوع میں بیع فاسد کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ان قبض المشتری المبيع فانه يملكه ملكاً خبيثاً لا يجوز

الانتفاع به بالاكل او الشرب او البس او التصرف فيه۔دوسری جگہ لکھا ہے،وهٰذا بخلاف البائع اذا قبض الثمن و المشتری به شیءاً فانه يطيب له ربحه لان الاصح ان النقود لا تتعين فی البيع الفاسد كما فصلنا ادلته فی مبحث تعين النقود فلا تصح نسبة شراء ذالک الشیءالی ما قبض من الثمن ببيع فاسد ولكن اذا كان قد ربح فی البيع الاول الفاسد لا يطيب ربحه له بل يجب عليه رد الثمن الی المشتری فی البيع الاول الفاسد و فسخ ذالک البيع ان كان المبيع قائماً بيد المشتری فان لم يكن قائماً و امتنع الرد فانه يطالب المشتری برد مثل المبيع ان كان مثلياً او برد قيمته ان كان قيمياً و ان تعذر ذالک الرد لكون المشتری قد غاب فما ربح فی البيع الفاسد يتصدق به۔(فقه البيوع:۲/۹۶۴)

آپ کے مسئلہ میں جواز کی صورت یہ ہے کہ جہاں جہاں سے آپ مال خریدتے ہیں وہاں یہ بات کرلیں کہ میں آپ کی طرف سے کمیشن ایجنٹ بن کر کام کرونگا اور چیزوں کے اوپر لکھے ہوئے ریٹ کو سامنے رکھ کر یا کسی اور طریقے سے ملنے والا کمیشن طے کرلیں، بعدہ آرڈر ملنے پر آپ کمپنی کو Massage کردیں، پھر کمپنی اس پتہ پر وہ چیز روانہ کردیگی، اور آپ کمپنی کے اکاؤنٹ میں متعینہ کمیشن والی رقم حذف کرکے بقیہ رقم کمپنی میں ٹرانسفر کردیں، اس طرح آپ کو گاہک فراہم کرنے کا کمیشن مل جائیگا اور کمپنی کو اپنی چیز کی قیمت مل جائیگی۔ سئل محمد بن مسلمة عن اجرة السمسار فقال ارجو انه لا بأس به وان كان فاسداً لكثرة التعامل و كثير من هذا غير جائز فجوزوه لحاجة الناس۔ (ردالمحتار: ۹/۸۷،هنديه: ۳/۱۶،البحر الرائق: ۶/۱۶۱)

جواز کی دوسری صورت یہ ہے کہ آپ آرڈر لکھوانے والوں کے ساتھ سیدھا سودا نہ کریں بلکہ وہ چیز فراہم کرنے کا وعدہ کرلیں پھر کمپنی سے وہ چیز اولاً آپ اپنے لیے خریدلیں اور خود یا اپنی طرف سے کسی کو وکیل بنا کر قبضہ میں لے لیں اس طرح جب وہ چیز ایک مرتبہ آپ کے قبضے میں آجائے تب اپنی ذمہ داری پر وہ چیز مشتری کے پتہ پر روانہ کردیں یا کروادیں، یاد رہے کہ اس صورت میں آپ نے اپنے گاہک کے ساتھ بیع کا وعدہ کیا ہے بیع نہیں کی لہذا جب تک آپ دونوں کے بیچ باقاعدہ سودا نہ ہوجائے ثمن کے طور پر رقم جمع کروانے پر آپ اسے مجبور نہیں کرسکتے، از خود وہ پیشگی ثمن کے طور پر جمع کرواتا ہے تو اس کی اجازت ہے، اسی طرح آپ کے کمپنی سے خرید چکنے کے بعد اگر وہ مشتری خریدنے سے منع کرے تو آپ اسے خریدنے پر بھی مجبور نہیں کرسکتے۔(الوعد المجرد بالبيع او بغيره من العقود او الاعمال كوعد الانسان لمدين بان يؤدی عنه دينه لم يقم له الفقهاء وزناً من الوجهة القضائية:عقد البيع لمصطفى احمد الزرقاء بہ حوالہ محقق و مدلل جدید مسائل: ۲/۲۵۱،حاشية الكنوی علی الهدايه: ۳/۱)

یہ تو اصل مسئلے کا حکم ہے مگر آج کل آن لائن خرید وفروخت میں چیزوں کی تشہیر میں درج ذیل اخلاقی خرابیاں بھی وجود میں آرہی ہیں جن میں اچھے اچھے لوگ مبتلا ہیں اور انہیں ان چیزوں کا احساس تک نہیں ہورہا ہے، بلکہ ان اخلاقی خرابیوں سے بچتے ہوئے آن لائن کاروبار کرنا بظاہر مشکل معلوم ہورہا ہے، لہذا عام مسلمانوں بالخصوص طبقہ علماء سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس طرح کے آن لائن کاروبار سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔ بطور نمونہ چند خرابیاں پیش خدمت ہیں

(۱) عام طور پر چیزوں کی تشہیر کے لیے کمپنی کی طرف سے ویڈیو بنائی جاتی ہے، جس میں بیک ساونڈ میں میوزک کے ساتھ گانا اور کبھی تنہا میوزک جاری رہتا ہے وہی ویڈیو اپنی ویب سائٹ یا اپنے اسٹیٹس پر رکھنی ہوتی ہے، جب کہ شریعت مطہرہ میں گانا اور میوزک کی حرمت بالکل واضح ہے چنانچہ چیز کی تشہیر کے ساتھ گانا، میوزک سنانے کا گناہ ویڈیو رکھنے والے پر عائد ہوتا ہے۔

دارالافتاء جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل
ضلع نوساری (گجرات)

(۲) کبھی ان ویڈیو میں نعتیہ کلام نیز قران شریف کی آیتیں اور درود شریف میوزک کے ساتھ فٹ کیا جاتا ہے جو سراسر قران مجید اور درود شریف کی بے حرمتی ہے، اور اسی بے حرمتی والی بات کی جانے انجانے میں اشاعت کرنے والے بن جاتے ہیں۔

(۳) کبھی یہ ویڈیوں عورتوں کی نیم برہنہ یا کم از کم بے پردگی والی تصویریں اور ان کی پر کشش حرکتوں کے ساتھ بنائی جاتی ہیں، جو بد نظری نیز امت میں بے حیائی پھیلانے کا باعث بنتی ہے، جس کی وجہ سے دوسروں کی بدنظری کے گناہ میں بھی اشتہار رکھنے والے کی شرکت ہوتی ہے۔

(۴) اسی طرح بعض فیشنیبل برقعوں کی تشہیر ہوتی ہے، اور حکم شرعی کی آڑ میں چست برقع بنا کر اپنی جسمانی ساخت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے جب کہ برقع کا اصل مقصود یہی ہے کہ اس سے بدن کی ساخت نظر نہ آئے اور غیر کی نظر نہ پڑے جبکہ ایسے برقع بجائے خود ساتر ہونے کہ جاذب بنتے ہیں۔

(۶) بعض مرتبہ عمدہ کمپنی کا پروڈکٹ تشہیر کے لئے اسٹیٹس پر لگایا جاتا ہے جبکہ بیچنے میں اس سے گھٹیا دیا جاتا ہے، جو خریدار کے ساتھ دھوکا ہے (پھر چاہے اس میں واپسی کا اختیار رہتا ہو)۔

(۷) آن لائن کاروبار اگر عورت کر رہی ہے تو ان کے حق میں مزید یہ خرابی بھی ہے کہ بسا اوقات نامحرموں سے رابطہ کرنا پڑتا ہے، اور آہستہ آہستہ یہ چیز ان کو بے حجاب (جو محض بے برقع باہر نکلنا ہی نہیں) بناتی ہے، بلکہ بعض کارگزاریوں میں عورتوں کے غیروں کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کرنے اور بھاگنے کے واقعات کا بھی یہی سبب بنا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ایک صاحب نے پوری تحقیق کے ساتھ یہ بات شائع کی تھی کہ آن لائن تجارت، آن لائن نوکری، گھر بیٹھے نوکری اور پیسے کمانے جیسے مثبت عنوان سے اسلام دشمن طاقتوں نے ہماری عورتوں کو پھنسانے کا ایک نیا جال بچھایا ہے، اس لیے عورتوں کو بالخصوص اس طرح کے کاروبار سے اپنے آپ کو خوب دور رکھنا چاہیے۔ یاد رہے اسلام نے مالی ذمہ داری کا بوجھ مردوں پر ڈالا ہے، جس کو انجام دینا مردوں پر ضروری ہے چنانچہ اس سلسلے میں مردوں نے کوتاہی کی اور عورتوں کو اس طرح کے کاروبار میں لگنے پر مجبور کر کے یا اجازت دینے کی وجہ سے وہ گناہ میں مبتلا ہوئیں تو مرد بھی مجرم شمار ہوں گے۔ فقط۔ واللہ تعالی اعلم

الجواب صحیح
عباس داؤد بسم اللہ

کتبہ - ذاکر جابر پٹنی (متعلم شعبہ دار الافتاء جامعہ ڈابھیل)
۱۲ ربیع الاول ۱۴۴۵ھ
۲۸ ستمبر ۲۰۲۳ء

مفتی دارالافتاء

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین
دارالافتاء
ڈابھیل سملک ضلع نوساری